

34644- طواف میں ہونے والی غلطیاں

سوال

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ طواف شروع کرتے وقت طواف کی نیت زبان سے ادا کرتے ہیں، اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ حجر اسود تک پہنچنے کے لیے بہت زیادہ زور آسانی اور شدید دھکم پیل ہی کرتے ہیں، معاملہ جھکڑے تک پہنچ جاتا ہے، ان کاموں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

پسندیدہ جواب

یہ وہ غلطیاں ہیں جو دوران طواف کی جاتی ہیں جسکی کئی اقسام ہیں:

اول:

طواف کا ارادہ کرتے وقت نیت کے الفاظ کی ادائیگی: آپ دیکھیں گے کہ حاجی جب طواف کرنا چاہے تو وہ حجر اسود کی جانب متوجہ ہو کر یہ الفاظ کہتا ہے: "اے اللہ! میں نے عمرہ کے لیے سات چکر لگانے کی نیت کی"، یا یہ کہے گا: "اے اللہ! میں نے حج کے لیے سات چکروں کا طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں"، یا یہ کہے گا: "اے اللہ! میں تیرے تقرب کے لیے طواف میں سات چکر لگانے کی نیت کرتا ہوں"

حالانکہ نیت کے الفاظ کی زبان سے ادائیگی بدعت ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو ایسا کیا اور نہ ہی اپنی امت کو ایسا کرنے کا حکم دیا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے طریقے سے کرتا ہے جس طریقے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت نہیں کی اور نہ ہی اپنی امت کو اس طرح کرنے کا حکم دیا، تو اس نے اللہ تعالیٰ کے دین میں بدعت لہجادی جو دین میں شامل نہیں۔

لہذا طواف کیلئے زبان سے نیت کی ادائیگی غلط اور بدعت ہے، اور پھر جس طرح یہ شرعی طور پر غلط ہے اسی طرح عقلی طور پر بھی غلط ہے کیونکہ نیت تو ایسا معاملہ ہے جو آپ کے اور رب کے درمیان ہے، اور اللہ تعالیٰ تو سینوں بھید بھی جانتا ہے، اور اسے یہ بھی علم ہے کہ آپ یہ طواف کرینگے، اور جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اس کا علم ہے تو پھر اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے بھی ظاہر کریں۔

اور آپ سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی طواف کیا اور اس میں انہوں نے نیت کی ادائیگی زبان سے نہیں کی اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی آپ سے قبل طواف کیا اور انہوں نے بھی نیت کے الفاظ اپنی زبان سے ادا نہیں کیے اور نہ ہی طواف کے علاوہ باقی دوسری عبادت میں نیت کے الفاظ کی ادائیگی کی لہذا ایسا کرنا غلط اور بدعت ہے۔

دوم:

بعض لوگ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کے لیے بہت زیادہ دھکم پیل کرتے ہیں بلکہ ایسا شدید ازدحام کرتے ہیں کہ انہیں خود بھی تکلیف ہوتی ہے اور وہ دوسروں کو بھی تکلیف سے دوچار کرتے ہیں، اور بعض اوقات تو یہ دھکم پیل خواتین کے ساتھ بھی ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے شیطان اسے ورغلانے اور خاتون کے ساتھ دھکم پیل کرتے وقت اس تنگ جگہ میں

شہوت سے دوچار کر دے، اور انسان تو بشر ہے ہو سکتا ہے اس پر نفس امارہ برائی غالب کر دے تو وہ اس جگہ اور بیت اللہ کے پاس برائی کا مرتکب ہو جائے، اور یہ معاملہ بہت بڑا اور سنگین جرم بن جائے گا کیونکہ یہ جگہ بھی عظیم ہے ویسے تو یہ ہر جگہ ہی فتنہ کا باعث ہے۔

پھر حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے یعنی استلام کرنے کے لیے دھکم پیل اور ازدحام کرنا شرعی کام نہیں، بلکہ شرعاً تو یہ ہے کہ اگر آسانی سے میسر ہو سکے تو پھر استلام کیا جائے، اور اگر میسر نہیں ہوتا تو پھر حجر اسود کی طرف اشارہ ہی کافی ہے۔

لیکن رکن یمانی کے بارہ میں یہ ثابت نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب اشارہ کیا ہو، اور حجر اسود پر بھی اسے قیاس کرنا ممکن نہیں، کیونکہ حجر اسود اس سے عظیم ہے، اور پھر حجر اسود کے بارہ میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ کرنا ثابت بھی ہے۔

جیسا کہ اس حالت میں ازدحام اور دھکم پیل کرنی مشروع نہیں، اسی طرح اگر عورت کے ساتھ دھکم پیل ہو تو اس سے فتنے کا خدشہ ہے، اور اس سے سوچ اور دل میں تشویش پیدا ہوتی ہے، اس لیے کہ دھکم پیل کے وقت انسان کو لازمی طور پر ناگوار باتیں سننی پڑتی ہیں، جسکی وجہ سے وہ اس جگہ کو چھوڑتے ہوئے اپنے آپ پر غیظ و غضب محسوس کرنا نظر آئے گا۔

طواف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ طواف میں اطمینان اور سکون اور وقار اختیار کرے تاکہ وہ صحیح طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مگن ہو سکے اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیت اللہ کا طواف، وصفا مروہ کی سعی، اور حمرات کو کنکریاں مارنا صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے)

سوم:

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حجر اسود کا بوسہ لیے بغیر طواف صحیح نہیں ہوگا، اور حجر اسود کا بوسہ لینا طواف کے لیے شرط ہے، اور اسی طرح حج اور عمرہ کے صحیح ہونے کے لیے بھی اس کا بوسہ لینا شرط ہے، ان لوگوں کا یہ خیال غلط ہے، اس لیے کہ حجر اسود کو چومنا ایک سنت ہے، اور بھی مستقل سنت نہیں بلکہ صرف طواف کرنے والے کے لیے سنت ہے، مجھے اس کا علم نہیں کہ طواف کے بغیر بھی حجر اسود کا بوسہ لینا مسنون ہے، لہذا اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ:

جب حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے اور واجب اور شرط نہیں ہے تو جو شخص حجر اسود کا بوسہ نہیں لیتا، اسکے بارے میں ہم یہ نہیں کہیں گے کہ اس کا طواف صحیح نہیں یا پھر اس کا طواف ناقص ہے اور اس بنا پر اسے گناہ ہوگا، بلکہ اس کا طواف صحیح ہے، چنانچہ اگر وہاں پر شدید ازدحام ہو تو پھر استلام کی بجائے صرف اشارہ کرنا ہی افضل ہے، اس لیے کہ ازدحام کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی عمل کیا تھا، اور اس لیے بھی کہ انسان اس طرح ایک دوسرے کو تکلیف دینے سے بچ جائیں گے۔

لہذا اگر کوئی سائل ہمیں یہ پوچھتا ہے کہ: مطاف میں بھیڑ ہو تو آپ کی رائے کیا ہے کہ آیا میں دھکم پیل کر کے حجر اسود کا بوسہ لوں اور اس کا استلام کروں یا افضل اور بہتر یہ ہے کہ میں صرف اس کی طرف اشارہ ہی کر لوں؟

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے:

افضل اور بہتر یہ ہے کہ آپ اس کی طرف اشارہ کر لیں، کیونکہ سنت طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ثابت ہے، اور سب سے بہتر اور افضل طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی ہے۔

چہارم:

رکن یمانی کا بوسہ لینا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رکن یمانی کا بوسہ لینا ثابت نہیں ہے، اور جب کوئی عبادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو تو اسے بجالاتا بدعت ہے اور کسی بھی لحاظ سے وہ قرب الہی کا ذریعہ نہیں بن سکتی، تو اس بنا پر انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ رکن یمانی کا بوسہ لے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت نہیں، بلکہ یہ ایسی ضعیف حدیث سے ثابت ہے جو حجت کے قابل ہی نہیں ہے۔

پنجم:

بعض لوگ جب حجر اسود یا رکن یمانی کا استلام کرتے وقت اُسے کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اس کے لیے اپنا بابا ہاتھ آگے بڑھاتے ہیں اور ایسا کرنا غلط ہے کیونکہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے افضل اور بہتر ہے، اور بائیں ہاتھ تو ایسے کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو ناگوار سے ہوں، مثلاً اس سے استنجاء، اور ناک وغیرہ صاف کیا جاتا ہے، لیکن بوسہ لینے اور احترام والی جگہوں میں تو دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔

ششم:

لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام تبرک ہے نہ کہ عبادت لہذا وہ تبرک کے لیے اسے چھوتے اور استلام کرتے ہیں، حالانکہ یہ بلاشبک و شبہ مقصد ہی نہیں ہے، کیونکہ حجر اسود کا استلام اور اس کا بوسہ لینے کا مقصد تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر اسود کا استلام کیا تو اللہ اکبر کہا، جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے نہ کہ اسے پتھر کو چھو کر تبرک حاصل کرنا۔

اور اسی لیے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کا استلام کرتے اور اس کا بوسہ لیتے ہوئے یہ فرمایا تھا: "اللہ کی قسم مجھے یہ علم ہے کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی کسی بھی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے، اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تیرا بوسہ نہ لیتا"

اس غلط گمان - حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام تبرک کے لیے کیا جاتا ہے - نے تو لوگوں کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ وہ اپنے چھوٹے سے بیٹے کو لاتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے حجر اسود یا رکن یمانی کو چھو کر پھر وہی ہاتھ جس سے اس نے حجر اسود یا رکن یمانی چھوا تھا اپنے بچے پر پھیرتے ہیں۔

یہ ایسا اعتقاد ہے جس سے روکنا ضروری ہے، اور لوگوں کو یہ بیان کرنا لازمی ہے کہ اس طرح کے پتھر نہ تو کوئی نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی بھی قسم کا نقصان دیتے ہیں، اور انہیں چھونے اور استلام کرنے کا مقصد تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اچانکے ذکر الہی کے ساتھ ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی ہے۔۔۔۔

یہ اور اسی طرح کے دوسرے اعمال شرعی نہیں بلکہ یہ بدعات ہیں جن پر عمل کرنے والے کو کسی بھی قسم کا فائدہ نہیں ہو سکتا، لیکن اگر ایسا کرنے والا جاہل ہو اور اس کے ذہن میں یہ بات تک نہ آئے کہ ایسا کرنا بدعت ہے تو امید ہے کہ اسے معافی مل جائے گی، لیکن اگر اسے علم ہے کہ یہ کام بدعت ہے اور یا پھر وہ دینی معاملات و مسائل کا علم حاصل کرنے میں سستی و کاہلی سے کام لیتا ہے تو پھر وہ گنہگار ہوگا۔

ہفتم:

بعض لوگ ہر چکر کے لیے ایک مخصوص دعا کرتے ہیں:

یہ بھی ایک ایسی بدعت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چکر کے لیے کوئی خاص دعا کی، اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی ایک نے ایسا کیا، اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرتے تھے:

• (ربنا آتانی الدنیا حسدہ و فی الآخرة حسدہ و قنا عذاب النار)۔

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی اچھائی اور بہتری عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی اور بہتری عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ کے عذاب سے نجات عطا فرما۔

جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی اور حمرات کو کنکریاں مارنا تو اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے ہیں)

پھر ان بدعات میں اور زیادہ غلطیاں اس وقت ہوتی ہیں جب طواف کرنے والا شخص ایک چھوٹی سے کتاب اٹھائے ہوئے ہوتا ہے جس میں ہر ایک چکر کی خاص دعا لکھی گئی اور وہ اس پمفلٹ کو پڑھتا رہتا ہے لیکن اسے علم نہیں کہ وہ کہہ کیا رہا ہے، یا تو عربی زبان سے جمالت کی بنا پر اسے علم نہیں کہ اس کا معنی کیا ہے، یا پھر ہے تو وہ عربی اور عربی بولتا بھی ہے لیکن اسے علم نہیں کہ وہ کہہ کیا رہا ہے، حتیٰ کہ ہم بعض سے تو ایسی دعائیں سنتے ہیں جو حقیقت میں واضح تحریف شدہ ہوتی ہیں، جیسے ہم نے ایک کسے والے کو سنا:

(اللهم اغنني بجلالك عن حرامك) حالانکہ صحیح یہ ہے کہ: (اللهم اغنني بجلالك عن حرامك) اے اللہ مجھے اپنی حلال روزی کے ساتھ حرام سے مستغنی کر دے۔

اسی طرح ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ بعض لوگ یہ کتابیں پڑھتے ہیں اور جب کسی چکر کی دعا ختم ہو جاتی ہے تو وہ دعا سے رُک جاتے ہیں اور باقی چکر میں کوئی دعا نہیں کرتے، اور جب مطاف میں رُش نہ ہو اور چکر جلد ختم ہو جائے اور دعا ختم نہ ہو تو وہ دعا بھی وہیں ختم کر دیتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ہم حجاج کرام بتلائیں اور وضاحت کریں کہ انسان کے لیے طواف میں کسی بھی قسم کی دعا کرنی جائز ہے اور جو چاہے دعا کر سکتا ہے، اور جو چاہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے، لہذا لوگوں کے سامنے جب یہ بیان کیا جائے گا تو غلطیاں ختم ہو جائیں گیں۔

ایسی بدعات میں پڑنے والے شخص کا حکم:

ایسے اعمال کرنے والوں کی کئی اقسام ہیں:

• یا تو وہ بالکل جاہل ہے اور اس کے ذہن میں ذرا بھی خیال نہیں آتا کہ ایسا کرنا حرام ہے، تو ایسے لوگوں کے لیے امید کی جاسکتی ہے کہ ان پر کوئی گناہ نہیں۔

• لیکن جسے علم ہو اور وہ جان بوجھ کر ایسا کرے اور خود بھی گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کا باعث بنے تو بلاشک و شبہ وہ گنہگار ہے اور اس کی اقتداء اور پیروی کرنے والے کا گناہ اس پر بھی ہوگا۔

• اور وہ شخص جو جاہل ہے لیکن اہل علم سے سوال کرنے میں سستی اور کاہلی سے کام لیتا ہے تو ایسے شخص کے بارہ میں خدشہ ہے کہ وہ سوال کرنے میں کوتاہی کرنے کی بنا پر گنہگار ہوگا۔

یہ وہ غلطیاں ہم نے پیش کی ہیں جو طواف میں کی جاتی ہیں، ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا، تاکہ ان کا طواف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو، کیونکہ سب سے بہتر طریقہ نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور دین کوئی ایسا معاملہ نہیں کہ یہ جذبات اور خیالات سے حاصل کیا جائے بلکہ دین تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لینے سے حاصل ہوتا ہے۔